

U0022

44
26

وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ مُرْتَدِّلاً
رسالة اعظم التجويد
فی وجوب علم التجويد
مصنفة

جناب مولانا مولوی ابوالکلام سراج الدین محمد سلاستیات بیاض

باہتمام

جناب مولانا مولوی حافظ ابو الیاس محمد ولی الدین صاحب مکتبہ امدادی

مہتمم مجلس رفیعہ العلوم حیدرآباد دکن

مطبع انجمن ترقی و ترویج اہل گنجین طبع ہوا

وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً

رسالہ اعظم التجرید
فی جُوب علم التجرید
مستفہ

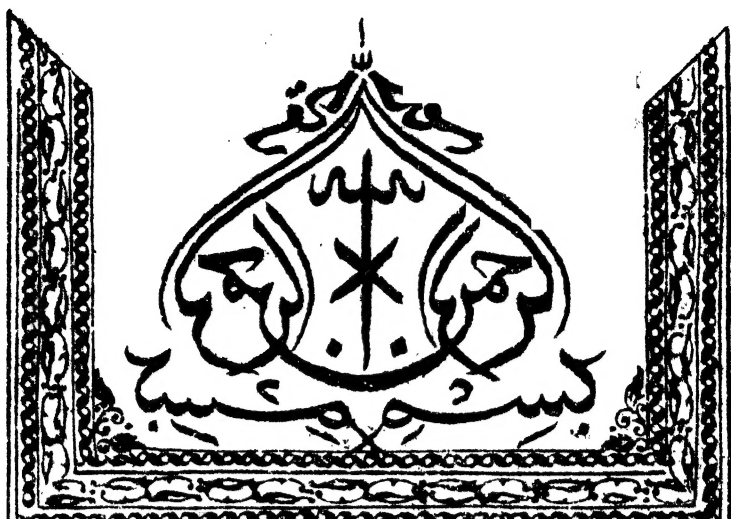
جناب مولانا مولوی ابوالذکرا سراج الدین محمد سلاست صاحب

باہتمام

جناب مولانا مولوی حافظ ابوالدرجات محمد علی الدین صاحب فاروقی اردنی

مہتمم مجلس شائعہ العلوم حیدرآباد دکن

مطبع اختر دکن واقع اہل گنبدین طبع ہوا



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس سلسلہ میں کہ علم تجوید یعنی علم قرأت کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا فرض عین ہے یا فرض کفایہ یا واجب یا سنت یہ مستحب یا اولیٰ کیا ہے اور جو شخص باوجود قدرت اور استطاعت کے اس علم کو نہ سیکھے اور خود کا کیا علم ہے گنہگار ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت جائز ہے یا نہیں۔ اور خود اس کی نماز صحیح ہے یا فاسد مینو اتوجہ واہ مرسلہ مولوی قاری حافظ محمد اعظم صاحب امام لال مسجد ہل محل لال کٹواں۔

المجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

علم تجوید فرض کفایہ ہے اور اس پر عمل فرض عین ہے ہر شخص پر بقدر وجہ از نماز کے مانند وضو اور غسل اور نماز وغیرہ کے فرض سے اور جو شخص باوجود قدرت کے اس سے نہ سیکھے وہ یقیناً گنہگار ہے اور متحق ہے بخدا عذاب کا اس لئے کہ تارک ہے فرض عین کا اور قرضیت اس علم کی ثابت ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اجماع ہے اور ایسے شخص کی امامت جائز نہیں ہے اور نہ اس کی

نماز صحیح ہے۔ مگر جب اپنی کوشش تمام کر دیوے اس کے سیکھنے میں اور پھر قرآن اور
 نہ ہوا اس حروف پر انکے مخارج سے مثلاً اس پر جس سے یہ گنجائش نہیں کہ اس
 علم کے سیکھنے سے بیٹھ رہے اور تعلیم چھوڑ دیوے بلکہ عمر بھر اس کی کوشش اور
 سیکھنے میں لگا رہے تب صرف اوس کی نماز صحیح ہوگی اور امامت اب بھی ہمارا ہیائے تک
 کہ صاحب استطاعت اور صاحب تمیز جیسے علماء اگر انکی زبان پر بعض حروف بقصد
 بجائے دوسرے حروف کے نکلیں تو ان کے حق میں حکم نماز کے لوٹا نیکیا ہے اور
 اور اسی پر فتویٰ ہے البتہ عوام جہاں جنکو علم و تمیز عقل کامل اصلاً نہیں اونکو حکم عادیہ
 شامل نہیں اگرچہ انکے اولہ کی تفصیل بہت دراز ہے گما جمال بقدر ضرورت سے چارہ
 نہیں لہذا ہر مضمون پر مضامین مذکورہ سے روایات فقہ و تجوید وغیرہ بطور شتہ نمونہ
 پیش انداز ہے اور اودن سے پہلے تبرکاً و تمناً آیات قرآن شریف مع بعض تفاسیر تحریر
 واللہ سبحانہ العزیز والقدیر والصلوة والسلام علی السراج النبوی وآلہ الختار واصحابہ الاخیار۔
 پہلی آیت۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جس نے قرآن شریف کو عربی اوتار انا انزلناہ
 قرآناً عربیاً و دوسری آیت میں فرمایا بلسان عربی مبین تیسری آیت
 میں کتاب فصلت آیاتہ قرآناً عربیاً ہے جس کی نے خلاصہ قاعدہ علم تجوید جس میں
 مخارج حروف اور صفات وغیرہ کے اصول موافق لہجہ عرب کے ضبط کئے گئے ہیں
 کوئی حرف قرآن شریف کا پڑھا اس نے قرآن شریف نہ پڑھا بلکہ غلطی حروف
 و کلمات کی تبدیل و تغیر میں ایسی ہوتی ہے جس سے معانی ناسد ہو جاتے ہیں اور
 اوس سے نماز میں نساہ ہوتا ہے۔ " بعض غلطی سے لفظ مہمل و بے معنی ہو جاتا ہے
 پہلی آیت سورہ کوہ میں ہے کہ دوسری سورہ شعری میں تہ تیسری سورہ سجدہ میں ۱۱

اور بعضی سے خوف کفر ہوتا ہے بلکہ اوس کا عقیدہ میں کفر خالص اور اسیوا سٹے
علمائے دین نے فرمایا کہ رکوع کی تسبیح میں جس شخص سے خطا پہنچی طرح سے ادا نہ ہو سکے
اوس کو چاہئے کہ العظیم کی جگہ الکریم کہے ورنہ اوس کی نماز فاسد ہو جائیگی یہ تقدیر
العزیم ظلمے کے زہر سے کیونکہ عزیم کے معنی سخت دشمن کے ہیں رد المحتار میں
ہے السبغ علی رکوع سبحان ربی العظیم الا ان کان لایحسن الظن فیہ بل

الکریم سبلا بحری علی سنانہ العزیم فتفسد بہ الصلوۃ کذا فی شرح در البیان طبعہ فان
العامۃ عنہ غافلون حیث یاتون بل الظار بزی اجمۃ اور اسیوا سٹے کہ قرآن شریف
زبان عربی میں نازل ہوا ہے۔ اور مناد و سجدہ فاص عربی حرف ہے۔ اس کو شباہ
زیادہ یا کم وغیرہ کے پڑھنے کو بالاتفاق سب اہل عربیت نے مستحسن یعنی قبیح اور
ذیل فرمایا ہے کہ وہ نہ قرآن مجید میں واقع ہے نہ غیر قرآن میں کسی عربی کی نغز اور
نظم میں فصائے عرب سے۔ بلکہ وہ لہجہ ہے عرب کے اُن جاہلون اور گنواروں
کنیزک زادوں کا جن کے باپ عربی اور ماں عجمی چھو کر سی تھی۔ پس عجم کے امتلاط سے
اوس میں یہ تغبیہ پیدا ہوئی۔ شرح اصول میں کافی سے منقول ہے وغیرہ

اسے غیر الفصح من القریح ما ہو مستحسن مستزل لم یقع فی الکلام الجمید ولا فی غیرہ
من نثر ولا نظم من کلام الفصحاء ومنشأ عن هذه الحروف محافظۃ غیوہم عین
جار الاسلام واتخذوا الجوارى من العجم وحصل منہن اولاد واخذوا حروف من لغاتہن وطلوہا
بلغة العرب وہی احد عشر حرفا (الی قولہ) والانس صناد مہمۃ ضعیفۃ ای کا نظار الجمۃ
یمیلون الضاد وینبیا وین الظار کفایہ شرح شافعیہ میں واما الضاد کا سین
والضاد الضعیفۃ بین الضاد والظار متبہتہ ذکر فی شرح الہادی ان الحروف السبجۃ

انہا نشأت لما لقت العرب غیرہم و ذاک عین جار الاسلام و اقلقتوا الجوارہی من غیر
 مسلمہم و جارہنہم اولاد و اخذوا حر و فأس لثام امباہتم و غلظوا بالہنۃ العرب
 انتہی۔ ایسا ہی رضی شریف شرح شافعیہ میں ہے تو لہذا الضاد والضمیفۃ

قال السیرانی انہا لقتہ قوم لیس فی لغتہم ضاد اذا احتاجوا الی الکلم سبانی العربیۃ
 فرما آخر جواہر صاغانا و ربما تکلفوا فخرت بین الضاد والظاد انتہی۔ اور اسید واسطے
 کہ ضاد کو مشابہ ظا وغیرہ یا عین ظا اور مثل اس کے پڑھنا عربی لہجہ نہیں ہے اور
 جریع کا لہجہ نہیں اوس میں قرآن شریف پڑھنا روا نہیں اہل تجرید نے تصریح
 فرمائی کہ اوس کا اس طرح پڑھنا اصلاً جائز نہیں۔ علامہ جزیری اپنی کتاب
 فشرح میں فرماتے ہیں الضاد انفرادی بالاستطالۃ ولیس فی الحروف بالیسر

علی اللسان مثله فان السنتہ الناس فیہ مختلفۃ و قل من یحسب انہم من نحر خطا بہم
 و نہم من یزید بالہال و نہم من یجعلہ لا و نہم من یفرہ طار و نہم من یشتمہ بالزاد و کل
 ذلک لایجوز فلیحد من قلبہ الی الظاد الخ۔ اور اسید واسطے کہ قرآن شریف عربی میں
 نازل ہوا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن
 القرآن بلحون العرب و اصوا تھو اور ضاد کو مشابہ ظا و زاء اور ذ وغیرہ
 کے پڑھنا عرب کا لہجہ نہیں ہمارے علماء کے نزدیک قصداً ایسا پڑھنے والا اتفاق
 کافر ہے۔ کہ وہ شخص تحریف اور تغیر کر نیوالا ہے کلام اللہ شریف کا۔ اور شمار
 اوس کی بے شبہ فاسد اور باطل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی مختار ہے
 اور اسی پر اتفاق ہے اکثر ائمہ کا کاسمیعی روایاتہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور فقہا کا
 اختلاف جمیں ہے وہ بر تقدیر خطا کے ہے نہ عمد کے کہ ہو مصر متفق فی کتب الفلک

تجربہ
تجربہ

چوتھی آیت۔ الذین اتینہم الكتاب یتلونه حتی تلاوتہ
حق تلاوت کے معنی باتفاق مفسرین یہی ہیں کہ رعایت لفظ و رسم اور عمل کے
ساتھ تلاوت ہو اور جیسا کہ اُتر ہے اسی طرح تلاوت ہو جب حق تلاوت ادا
ہوگا۔ اور نہیں اُتر ہے قرآن شریف مگر تجرید کے ساتھ جیسا کہ مقدمہ تجریدی
وغیرہ میں ہے۔ پس کیسنا تجرید کا ضرور ہوا اور نہ نازل کے خلاف ہوگا اور رعایت
لفظ کی بغیر بتاوے قواعد تجرید کے ممکن نہیں تفسیر بیضاوی میں ہے
یتلونه حتی تلاوتہ۔ بمراعاة اللفظ من التخریص والتدبر فی معناه العمل

بمقتضاه تفسیر خازن میں ہے یتلونه حتی تلاوتہ اسے یقرؤنہ
کما نزل لایغیرونہ ولا یحرفونہ ولا یدلونہ ما فیہ تفسیر کبیر میں ہے یقرؤنہ کما
انزل اللہ ولا یحرفون الکلم عن مواضعہ ولا یتاویون علی غیر الحق تفسیر رحمانی
میں ہے یتلونه حتی تلاوتہ من غیر تحریف لفظاً او معنی تفسیر غزالی
میں ہے۔ یتلونه حتی تلاوتہ۔ یعنی تلاوت می کنند ان کتاب راجع تلاوت
ان بغیر تحریف لفظی یا معنوی و بالفاظ حروف و کلمات و بالتصدیق حکمت
و متشابہات و احتراز تغیر بدولات و غور و تامل و تقریر ان و فہم مراد است
و اشارات ان۔ و خطیب و کتاب الرواقۃ عن مالک بروایت ابن عمر رض
از ان حضرت علیہ السلام آور وہ کہ فرمودند حق تلاوت کلام اللہ ان است
کہ حلال اور احوال گیر و حرام اور احرام و اندہ بخواند ان راجعاً نچہ نازل شدہ است
انہی جب خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر
اس طرح ثابت ہوئی کہ قرآن شریف کو جیسا کہ اُتر ہے ویسا ہی پڑھنا پابغہ و ضرور

دوسری

ہوایہ جاننا کہ قرآن شریف کیسا اُترا ہے اور کس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اوس کو پڑھا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن
شریف تجوید کے ساتھ اُترا ہے۔ اور تجوید ہی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے پڑھا ہے۔ اور اسی طرح تابعین

اور اتباع تابعین نے الی یومنا ہذا بواسطہ قرارات سبعہ متواترہ کما سیاتی
علیہا الدلائل المتعارفہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پانچویں آیت و تفسیر انا

فرقناہ اے فضلناہ و بیناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث اے علی تودۃ
وترسل (خازن) و قرآننا منصوب بضمیر فیہ و قولہ تمناہ فوقناہ نزلائہ
مقرآن لتقرأہ علی الناس علی مکث اے ہل و تان (روح البیان)

و قرآننا منصوب بفعل فیہ و فرقناہ و قرآننا بالتشدید و نقل بالتخفیف

یہ علی فصل تنقارب علی مکث بالفتح و الضم علی ہل و تودۃ و مثبت

(کشاف) لتقرأہ تا بخوانی انرا علی الناس بر مردمان علی مکث بطریق
درنگ و مکث و مثبت تفسیر حسینی۔ شیخ الاسلام علامہ جریری کے

بیٹے نے۔ اس آیت کریمہ میں مکث کی تفسیر ترتیل اور تجوید کیساتھ کی ہے

جیسا کہ منہج الفکر علی الجریز میں ملا علی قاری نے ذکر کیا ہے۔ اور وہ جو اس

پر شبہ کیا ہے وہ بالکل مدفع اور ساقط اور ممنوع ہے بیان جمہور مفسرین

سے جیسا کہ میں نے چند تفسیروں کی عبارت نقل کر دی۔ عامہ مفسرین نے

جو معنی مکث کے تحریر فرمائے ہیں وہ بعینہ مطابق ہے بیان ابن مصنف رحم

کے۔ اس لئے کہ ترتیل اور تجوید کو مکث اور درنگ اور مہلت لانعم پس کسی

۵
تجوید کی وجہ سے

نے کوئی فقہ اختیار کیا کسی نے اور کوئی اور حاصل سب کا ایک ہے اس کے
 علاوہ ہندو مفسرین نے جو معنی اس آیت کے فرمائے ہیں وہی بعینہ آئندہ کی
 آیات میں مذکور ہیں۔ بلکہ امام النعمانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل اور بطور
 ہے چھٹی آیت درتلناہ ترتیلاً **قال فی الکشاف**۔ درتلناہ
 معلوف علی الفعل الذی تعلق بہ کذا کہ قال کذا کہ فرناہ ورتلناہ ومعنی ترتیل
 ان قدرہ آیت بعد آیت ووقفہ عقیب وقفہ و یجوز ان ینکون المعنی وامرناہ بترتل قرأتہ
 و ذلک قولہ درتل القرآن ترتیلاً اسے اقراہ بترسل و ثبت
 ومنہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا فی صفۃ قرآنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سواکم
 ہذا الواردوا السامع ان یخبرہ و ذلک وہ و اصلہ الترتیل فی اللسان و ہو تعلیم
 یقال تفرزل و مرتل و یشبہ بنور الاخوان فی تعلیمہ انتہی۔ وقال الامام
 الرازی فی التفسیر الکبیر اما قولہ تعالیٰ درتلناہ ترتیلاً معنی الترتیل فی الكلام
 ان یاتی بعضہ علی اثر بعض علی تودۃ و ہل و اصل الترتیل فی اللسان و ہو
 تعلیم یقال تفرزل و مرتل و ہو ضد المتراس انتہی و قال العلامة البوسعدی
 فی تفسیر قولہ تعالیٰ درتلناہ ترتیلاً متکیر ترتیل تعلیم اسے رتلناہ ترتیلاً بلکہ
 لا یقاہ و قدرہ ومعنی ترتیلہ تفریقہ آیت بعد آیت قالہ النحوی الحسن و علاوہ و قال ابن عباس
 بناہ بانافیہ ترتیل و ثبت و قال السدی فصلناہ تفصیلاً و قال مجاہد جلناہ
 بعضہ فی اثر بعض و قيل ہوا الامر بترتل قرأتہ بقولہ تعالیٰ و درتل القرآن ترتیلاً
 اسما آلی فیہ بصیغۃ التمریض اشارۃ الی صفۃ و شارب ذلک لیس الا انہ قول علامۃ الزمخشری فی الکشاف و ہو
 مستزنی و لا یحق ما فیہ من التعمص لان قول علامۃ الزمخشری ہو الحق الذی بعض علما بانوا بدہ کوثر و انما الجہد

وقیل قرآنہ علیک بلسان جبریل علیہ السلام شیئا فشیئا فی عشرين او فی ثلاث
وعشرين سنة علی تودة وھل انتہی وقال الامام العلامة الخازن فی باب
التاویل فی معانی التزیل کذلک فعلنا ذاک لنثبت بہ فوائد

اسے انزلنا فقرأ القوم فی قلبک فتعبد ونحفظ فان الکتاب المتفق بتہ نزلت علی
انبیاء یرکتبون ویقرؤن وانزلنا القرآن علی نبی امی لایکتب ولا یقرأ ورتلناہ ترتیلا
قال ابن عباس وبنیاء بیانا والتزیل التبین فی ترسل وثبت انتہی - وقال
الشیخ اسمعیل حتی رحمہ اللہ تعالیٰ فی تفسیرہ روح البیان ورتلناہ

ترتیلا والتزیل التفریق فی الکلمۃ بعد الاخری بسکون یسیر دون قطع النفس
واصلہ فی الاستان وهو تفریحاً والعمی کذلک انزلناہ وقرآنہ علیک شیئاً بعد شیئاً
علی تودة وھل فی عشرين سنة او ثلاث وعشرين انتہی - وقال العلامة

النسفی فی المدارک ورتلناہ ترتیلا معطوف علی الفعل الذی یعلق
بہ کذلک کانہ قال کذلک قرئناہ ورتلناہ اسے قدرناہ آیت بعد آیت ووقفہ بعد وقفہ

اوام تاہر تزل قرأتہ وذلک قولہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلا اسے اقرا یرسل
تہ ثبتت او بنیاء تبییناً والتزیل التبین فی ترسل وثبت انتہی - وقال العلامة
الواعظ الکاشفی فی تفسیرہ بالفارسیہ - ورتلناہ ویرخوانیم قرآن
بعضے از پے بعضے ترتیلا خواندنی سہلست وتالیٰ فی انقطاع بسبب انتہی

بقیہ نوٹ صفحہ (۸) من اہل السنۃ والجماعۃ بل مطابقاً لاجماع - فی تفسیر علی وفق ما قالہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام اللہ یفسر بعضہ بعضاً فمجر وكون القائل مستر لیس کونہ مخفیاً وكون قوله وقرأ مطابقاً

الاجماع وقول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیف یتحقق ان یفہم قوالہ فیہ لذلک ۱۲ منہ

وقال بعض المفسرين - قوله تعالى درتلنا ه ترتیلا - اے انزلنا

بالترتیل اے بالتجوید کہانی تفسیر المقدمۃ المستوفیۃ الجزیۃ للعلی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ

القول - اس آیت کریمہ سے موافق بیان محققین مفسرین کے واضح اور ثابت

اور محقق ہوا کہ قرآن شریف ترتیل اور تجوید کے ساتھ نازل ہوا ہے - اور بیشک

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تلاوت قرآن شریف کا یہ ہے

کہ جیسا کہ نازل ہوا ہے ویسا ہی پڑھا جائے اور وہ نہیں ممکن ہے - مگر ساتھ

مراعات قواعد تجوید کے اور جب قرآن شریف کا پڑھنا نازیب فرض ہوا تو علم تجوید کا

سیکھنا بقدر ضرورت یعنی بقدر یا مجزیۃ الصلوۃ اور اس پر عمل کرنا فرض عین ہوا

و سیاقی التصریح بذلك والزمید مع التتبع والتوضیح الید انشاء اللہ سبحانہ - ساتویں

آیت درتل القرآن ترتیلا - تفسیر حسینی میں ہے درتل

القرآن - و بتانی و شمر وہ بخوان قرآن را یا روشن کن حروف و آواہت تلاوت

ترتیل را روشن کر دینی چنانچہ سماع شمار آن تواند کرد و آواز تقصیل علی نقل کردہ اند

کہ مراد بتیل حفظ و قوت است و اداسے حروف تفسیر خازن میں ہے

درتل القرآن ترتیلا - الترتیل ہوا التوقف و التزلزل و التہلک و الانہام

و تبیین القراءۃ حرفاً فاحراً فافہوا فی اثر بعض بالمد والاشباع و التتبع و ترتیل تاکید

فی الامر بہ و ادایہ للقاری انتہی - تفسیر کشاف میں ہے - ترتیل القرآن

قرآن علی تزلزل و تود و تبیین الحروف و اشباع الحركات حتی یحیی السلوۃ شیبہ یا شفر

المرتل و ہو المظاہر المشبہ بنور الاقوال و ان لایستدہ بذلا و لایسودہ سروا و ترتیلا

تاکید فی ایجاب الامر و ادایہ منہ للقاری انتہی - تفسیر روح البیان میں

حاشیہ
در ترتیل
سورۃ بقرہ
میں ہے
چونکہ

درست القرآن اسے اقرأ علی تودۃ وسمین حروف و بالفارسیہ وقرآن را
کشاف و حروف نخوان بحدیکہ بعضے آن برہی بعضے باشند قتیلا بلغنا حیف
تیکن السامع من عذابا و لذائذہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن المغیل و قال ولا یکن تم احکم
آخر السورۃ یعنی لابد للقاری من الترتیل یسلم نظم القرآن من الخلل والترتل انشاق
الشیء وانتظامہ علی استقامۃ والترتل ہوید اگر دن سخن بے تکلف تم الفاہران
الامر بربیم اللہ لانه امرهم للکل والامر للوجوب کما دل علیہ التکید وکان علیہ
السلام مجود القرآن کما انزل و تجویدہ تحسین الفاظ باخراج الحروف من
مخارجہا واعطاء حقوباس صفاتہا کالجہ والہس والین ونحوہا وکن ابن عباس لان
اقرار البقرۃ ازلما وادبرعا احب الی من ان اقرار القرآن کلمہ بذرتہ اسے سرعت
وفی الحدیث یونی بقاری القرآن یوم القیامۃ ینوقف فی
اول درج الجنة و یقال اقرا و ارق و رتل کما کنت مشرئ
فی الدنیا فان منزلتک عند اخوایۃ تقواہا و فی الحدیث
رب قادی القرآن والقرا ینل عنہ و ہو متناول لمن یعمل بہا بنیاد و معانیہ
او بالعلم بانہی و ذلک موقوف علی بیان اللحن و ہوانہ علی و فی فاکمل خطایع من اللحن
۱۔ قرآن شریف کو ترتیل و تجوید کے ساتھ پڑھنا ہر شخص کو ضروری ہے اور قرآن شریف میں اس کا امر

وجوب کے لئے یعنی قرآن تعالیٰ و رتل القرآن

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن شریف کو تجوید سے پڑھتے تھے اور قرآن شریف تجوید ہی کے
ساتھ اترتا ہے ۳۔ اس حدیث شریف سے ہی معلوم ہوا کہ قرآن شریف کو تجوید سے پڑھنا فرض ہے
اور اس کا تارک باوجود قدرت کے ملعون ہے۔

یہاں تک کہ قرآن شریف کو
تجوید سے پڑھنا واجب ہے
اور اس کا تارک ملعون ہے

وینحل بالمعنی بان یبدل حرفا مکان حرف بان یقول مثلاً الطالحات بدل الصالحات
وبالاعراب کرفع البحر ونصبه سوا رفع المعنی به اولاً کما اذا قرأ ان الله یومئ
من المشرقین ودر سولہ بحر سولہ والمخفی خطاء۔ یحل بالعرف والضابطہ لترك
الاخفاء والادغام والافتحار والقلب وکتر قبح النغم وعکسہ ومد القصر وقصر المد ودوئال
وذلك ولا شک ان هذا النوع مما لیس بفرض عین یترب علیہ العقاب الشدید وانما فیہ
التهدید ونحو العقاب وفي قوة القلوب وفي الجهر بالقرارة سبع نيات

مستنبطاً التزیل الذی امر به ومثبتاً تحمیس الصوت بالقرآن الذی نذب الیہ فی قوله علیہ
السلام ذیتوا القرآن باصواتکم وفي قوله لیس منامن لم یتغن بالقرآن
اسے تحمیس صوتہ انتہی لمختصاً تفسیر عزیزی۔ میں سے در تلی القرآن قریناً اور
کھول کر پڑھو قرآن کے لفظوں کو صاف اور تریل لفظ میں واضح اور صاف
پڑھنے کو کہتے ہیں اور شرع شریف میں کئی چیزوں کی رعایت کرنے کو کہتے ہیں
قرآن شریف کے پڑھنے میں تاکہ خوب تزیل حاصل ہو جائے پہلے حرفوں کو صحیح
نکالنا یعنی اپنے فخر سے نکالنا تاکہ ٹاک ٹاک کی جگہ تاکہ اور رضا کی جگہ پر تھانہ ٹھکے دوسرے
وقتوں کی جگہ پر اچھی طرح سے تخمیر نا کہ وصل اور قطع کلام میں سب موقع نہو فرمائیے
اور کلام کی تبدیل نہو جائے تمیز سے حرکتوں میں اشباع کرنا چوتھے آواز
کو تھوڑا بلند کرنا پانچویں اپنی آواز کو اچھا کرنا اس طور سے کہ اوس میں در و مندی
پائی جائے تاکہ دل پر جلدی تاثیر کرے اور مطلب حاصل ہو چھٹے تشدید
لہ۔ لمن علی سے بچنا فرض عین سے جس کے ترک میں ترب عقاب شدید کا ہے اور لمن خفی
کے ترک میں خوف عقاب ہے اور اس نے کہ اوس سے بچنا فرض عین نہیں ہے۔

و در
نہیں اور سب
صحیح

اور مد کا جس جگہ پر ہیں۔ وہ ان لحاظ رکھنا کہ شد اور مد کی رعایت سے کلام الہی میں
عفت اور بزرگی نمودار ہوتی ہے۔ ساتویں اگر قرآن شریف میں کوئی خوف کا
مضمون ہے تو وہ ان حق تعالیٰ سے پناہ طلب کرے یہ سات چیزیں ہوں
جن کی ترتیل میں رعایت کرنا ضروری ہے انتہائی مختصر التفسیر کبیر میں ہے قولہ
تعالیٰ در تِلِّ الْقُرْآنَ تَتِيَلًا تاکید فی ایجاب الامر بہ واذم الما لا بد منہ للقراری
تفسیر است احمدیہ میں ہے خطاب لنبی صلی اللہ علیہ وسلم والہ اوہد ائمتہ کما
صرح بہ بنی الزاہدی و قولہ تعالیٰ در تِلِّ الْقُرْآنَ عطف علیہ فالتعالیٰ قد امر ہم
بترتیل القرآن و او جبہ علیہم و ہو علی ما نقل عن علی بن رعاۃ الوتوف و اذم الحروف
من الخارج کما صرح بہ بنی الحسینی و الزاہدی و ہو فرض فی الصلوۃ لتعبد بہ و نہ لاند
ما مور بہ و لم یلیقہ ناخ و کتب الفقہ مشحونہ بذلک انتہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ ترتیل کے معنی التجوید کے ہیں کما فی
منع الفکر بہ وغیرہ اقوال حضرت حق سبحانہ کے کلام مبارک میں سات آیتوں
اور احادیث متعددہ سے موافق بیان مفسرین محققین کے ثبات اور مبرہن ہوا کہ
قرآن شریف کو ترتیل اور تجوید سے پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف ترتیل و تجوید کے
ساتھ نازل ہوا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجوید کے ساتھ
قرآن شریف کو پڑھا ہے ایسا ہی صحابہ وغیرہم من الائمۃ القرآنی اور رعایت تجوید
کی قرآن شریف کے پڑھنے میں لا بد اور ضروری اور مامور بہ اور واجب بلکہ فرض
ہے۔ اور جو شخص تجوید کے قواعد ضروری کے موافق قرآن شریف کو نہ پڑھے
باوجود قدرت کے تو وہ شخص ملعون ہے۔ اس لئے کہ تارک ہے فرض عین کا۔

”
سکینہ بنی مدینہ

پس ستمی ہے وہ مذاب خدی کا اور بالخصوص نمازیں جو قراۃ فرض ہے اور قراۃ قرآن بغير قاعدہ تجوید ضروری کے ممکن نہیں۔ اگر کسی نے باوجود قدرت کے تجوید کو حاصل نہ کیا اور نماز پڑھی تو اس نے نماز کا فرض ترک کیا پس نماز اس کی باتفاق فاسد اور باطل ہوئی۔ کیونکہ ترک فرض سے نماز کا بطلان متفق علیہ ہے اب دوسری روایتوں علم تجوید اور کتب فقہ وغیرہ سے ان مضامین کی تصحیح اور مزید سنئے

امام القراء علامہ محقق شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد جزری قدسنا اللہ سبحانہ بسره الاقدس اپنے مقدمہ

منظوم میں فرماتے ہیں۔

من لم یجود القرآن آثم	الاخذ بالتجوید ستم لازم
ومکذامنہ الینا وملا	لانہ ہ الاثم انزل
من کل صفتہ وستحقبا	وہو اعطاء الحروف حقبا
واللفظ فی نظیرہ کثلہ	ورود کل واحد لا صلا

اس کی شرح میں علامہ محقق شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ والاخذ بالتجوید ستم اسے لازم للقاری نعیند من لم یجود ولی نسقہ یصح القرآن بان یقرأ قراۃ مغل باللسان او بالاعراب فهو آثم لانہ اسے القرآن بہ امی بالتجوید الاثم انزل و ہذا منہ الینا وملا قال تعالیٰ ورتل القرآن توتیلا اسی است ہ علی تودعیتین الحروف والحركات واکتلامہ بالترتیل بالصمد رتلیا اٹمانہ و ترغیباً فی توابہ واقاری ہزکہ ذلک من الداعلین فی خبر رب قاری القرآن

والقرآن یلینہ وعلیم بذلک طلب التحرز عن الحزن وهو هنا الخطا والسبیل عن العصبوب
 وهو بطل ونفی فالجلی بظاہر یرض اللفظ ونحل بالمعنی والاعراب کرفع الجذور ونصبه
 والنفی خطا یرض اللفظ ولا یحل بالمعنی ولا بالاعراب کترک الاخفاء والاقلاب والفتنة
 وهو اس التجوید اعطاء الحروف حقاسن صفتہ لازمة للعاسن بس وجہ وشدة
 ورخاوة ونحو ہا مامرو اعطاؤہ مستحقا لما یشائمن الصفات المذكورہ اکثر قسیتی
 المستقل وتغییم المستقل ونحو ہا وعطف علی اعطاء قوله ورو کل احد من الحروف لاصلہ
 اسے حیزہ من فخرہ وقوله واللفظ فی نظیرہ اسے نظیر ذلک الحزن کثرتہ زیادة
 اسے وان تلفظ بنظیرہ بعد لفظک بہ شل لفظک بہ اولان کان الاول مرقتقا
 فتغیرہ کذلک اوغما تنظیرہ کذلک اوغیر وغیرہ لتکون القراءة علی نسبتہ واحدة
 وفقی السوطا والنسائی عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقراءوا
 القرآن بلحون العرب وایاکم ولحون اهل الفسق والکبا کونانہ
 سیجعی اقوام من بعدی یرجعون ترجیع الغناء والودہ بانیہ والنوح
 لا یجاء وزحاجرہم مفتونة قلوبہم وقلوب من یحبہم شافہم
 والترادون العرب القراءة بالبعج والسیقۃ کما جملوا علیہم غیر زیادة ولحون
 اهل الفسق والکبار الانعام المستفاضة من علم الموسیقی والامر فی الخبر مہمول

۱۔ جو قرآن شریف پڑھنے والا قاعدہ تجوید کو چھوڑ کر پڑھے وہ اس حدیث شریف کے
 مصداق میں داخل ہے کہ بہتر سے قرآن خوان میں جن پر قرآن شریف مست کرتا ہے۔
 ۲۔ لون عرب سے کیا مراد ہے جس کے ساتھ قرآن شریف کے پڑھنے کا حکم ہے تو اس
 تجوید اسی کے نصب کے واسطے ائمہ نے وضع کیا ہے۔

تجوید میں اور اس
 کے چھوڑ کر

باز کرنا حدیث

علی النذب۔ ونبی علی الکراہۃ ان حصلت الحافظۃ علی صحۃ الفاظ الحروف والا ففعل
 التخریم انتہی۔ ملا علی قاری منہ الفکر یہ علی متن البحر زیہ۔ یعنی اوسى مقدمہ
 منکومہ کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں والاخذ بالتجوید حتم لازم تقدیرہ
 واخذ القاری بتجوید القرآن وهو محسن الفاظ باخراج الحروف من مخارجہا واعطى
 حقوقہا من صفاتہا وابتدأ علی مفرداتہا و مرکباتہا فرض لازم وستم واکتم ثم علم
 الاخلاف فی انہ فرض کفایہ والعمل بہ فرض عین۔ فی الجاہد علی صاحب کل قرآنۃ
 وروایۃ ولو كانت القرآنۃ سنۃ من لم یجود القرآن آخذ بان یقرأ قرآنہ تخل
 بالمعنی والاعراب (لانہ بہ الا لہ انزل) والضمیر فی لای لشان اول القرآن
 ونبی بہ التجوید اسے لان اللہ انزل فی القرآن الامر بالتجوید حیث قال ورسول
 القرآن تو تمیلا سوکتہ بالمصدر مبالغتہ فی الامر ومن العلوم ان النبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کان مجتہدا کما انزل لکنہ خطاب لہ والمراد امۃ ونقل عن علی کرم اللہ وجہہ
 انہ قال الترتیل ہو تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف وعن مجاہد ای ترسل فیہ ترسل
 والمعنی تمہل فی البدلی تیسین لک المعنی کما قال تعالی ولا تعجل بالقوان ولا تخوک
 بہ لسانک لتعجل بہ وعن الضحاک ابنہ حرافہ فادعن ابن عباس بنیہ تعینا
 وقال بعض العلماء امی تلبث وتثبت فی قرآنہ وافصل الحروف من الحروف الذی

یہ ہیں حدیث

سلہ تجوید کے معنی اور تعریف سلہ علم تجوید کا سیکھنا فرض کفایہ اور اوس پر عمل فرض عین ہے
 ۳۵ حضرت حق سبحانہ نے قرآن شریف میں تجوید کا امر فرمایا تمام است کے واسطے اور قرآن
 کو تجوید کے ساتھ نازل کیا ۳۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجتہد تھے ۳۷ حضرت علی فرماتے ہیں
 کہ ترتیل القرآن کے معنی یہ ہیں کہ قرآن شریف کو تجوید سے پڑھو۔

بعده ولا تشغل قلبه بل بعض الحروف فی بعض وقوله تعالى ورتلنا لا توčila اسی منزلتہ
 بالترتیل اسی بالتجوید اما ماروی عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب قادی للقرآن
 والقرآن یلعنه فایقننا وللمن یخل مبانیہ او معانیہ او بالمل مبانیہ او هكذا
 منہ الینا وصلی اسی وصل القرآن من الالک الینا علی لسان جبریل علیہ السلام
 بیان متواتر من اللوح المحفوظ و بیان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتعلم التالین ثم
 اتبہم منہم ولہم جزالی مثلاً عنہم اللہ متواتر اذ یوصف الترتیل الشتمل علی التجوید
 والتجسین فیسین مخارج الحروف وصفاتہا وسائر متعلقاتہا التي ہی معتبرة فی لغة العرب
 الذی نزل القرآن العظیم بلسانہم لقوله تعالى وما ارسلنا من رسول الا
 بلسان قومہ فینعی ان یراعی جمیع قواعدہم وجوباً فیما یتغیرہ البنی و یفسد المعنی و
 استجاباً بانبا یحسن بہ اللفظ و یتحسن بہ النطق حال الادوار و انما قلنا بالاستجاب فی ہذا
 النوع لان اللحن النحوی الذی لا یعرف الا مہرۃ القرآن من تکریر الراءت و تلطین النونات
 و تلغیۃ الالات فی غیر محلہا و ترتیق الراءت فی غیر موضعہا لا یتصور ان یکون من فرض عین
 یترتب العقاب علی فاعلمنا لانیہ من حج عظیم وقد قال تعالیٰ وما جعل علیکم فی
 الدین من حرج ولا یكلف اللہ نفساً الا و سعهما۔ وهو الحق الذی بعض

لے قرآن شریف حق تعالیٰ کی طرف سے جمہور علیہ السلام کی زبان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم پر اور حضور کی زبان مبارک سے ہر تک تجوید کے ساتھ اوترا اور پہونچا۔
 ملے اگرچہ اس صورت میں ترتیب عقاب شدید کا نہیں ہے جو عدم فرہیت عین کے مگر غوث
 عقاب اور جہد ید اس میں ضرور ہے جیسا کہ سابقا رجح البیان سے گزر چکا بلکہ خود علام علی قاری رحمہ
 نے اسی شرح میں اس سے قبل جہاں لمن علی اور غنی کی تعریف اور حکم لکھا ہے وہاں اس کی

عليه بالنواجذ (وهو اعطاء الحروف حقها لمن كل صفة ومستحقها) بفتح الحاء عطفًا على حقها ومن بيانته لما قبلها وهذا تعريف التجويد أي التجويد هو اعطاء الحروف بعد احسان مخارجها وتكليفها في مخارجها حقها من كل صفة من صفاتها التسقده واعطائها مستحقها من تفعيم وترقيق وسائر اوصافها الآتية والفرق بين حق الحروف ومستحقها ان حق الحرف صفة لازمة له من همس وجهر وشدة ورفاعة وغير ذلك من الصفات الماضية ومستحقها ما ينشأ عن هذه الصفات كترقيق المستغل وتفعيم المستعل ونحو ذلك من ترقيق الراءات وتفعيم بعضها وكذا حكم الالمات ويدخل في الثاني ما ينشأ من اجتماع بعض الحروف الى بعض ما حكموا عليه بالانظهار والاغام والاختفاء والقلب والغنة والمد والقصر وامثال ذلك فالحق صفة لازم والمستحق صفة العروض هذا ولا يخفى ان اخراج الحروف من مخارجها ايضا داخل في تعريف التجويد كما صرح به الناظم في كتابه التمهيد فكان ينبغي ان يذكر فيه وقد اشرنا الى جواب لطيف في ضمن تعريفه وهو ان الحروف لا تتحقق الا باعتبار اخراجها من حيزها والانظهر ان المراد بقوله (ور لكل واحد لاصله) بيان مخرج كل واحد من الحروف فان معناه ان التجويد هو (رد لكل واحد من الحروف لاصله) أي صرفه الى اصل من حيزه ومخرجه ثم اعلم ان -

بقية نون (مفردة) - تفرع فرماني في حيث قال الحقن على نويسين على معنى فاعلم في نظائر بعض اللفظ

ويخل بالمعنى والاعراب كرفع الجمرود ونحوها سوار تغيير المعنى به ام لا والحق في نظائر يخل بالحرف كترك الاختفاء والقلب والانظهار والاغام والغنة وكترقيق التفعيم وعكس ذلك المعصود وقصر المدود وامثال ذلك ولا شك ان هذا النوع مما ليس بفرض عين يترتب عليه العقاب الشديد

وانما يخفى من العقاب والتمهيد انتهى ۱۲ منه له تجويد کی تعریف

کتاب اللہ تعالیٰ یقرّ بالترتیل والتحقیق وبالحدود والتحقیق والاوّل اولى لمهور
 المعنى والثانى افضل تشکیر المبدی وقد ورد انه صلى الله عليه وسلم قال من
 احب ان يقرأ القرآن غضا كما انزل فليقرأ قراءۃ ابن ام عبد
 یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والراء بالغض الطری فانه رضى اللہ عنہ کان
 قد اعطى خطا عظیما فی تجوید القرآن وتحقیقه وترتیلہ كما انزلہ اللہ وقد امره صلى الله
 عليه وسلم ان یسعه القرآن فقل اأقرأ عليك وعليك انزل فقال نعم احب
 ان اسمع من غیري فقرأ عليه سورة النصار الى ان وصل الى قوله فكيف اذ
 جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا فقال
 حسب الآن وكانت عيناہ تذرفان وفي الحديث الوارد في الصحيحين ايمار الى
 بيان الطريقين في اخذ القرار عن الشيوخ ولما كان عبد اللہ بن ابي رافع عالما بالقراءة
 من الصحابة خصه صلى الله عليه وآله وسلم بسند النقبۃ وفي الموطا بسنن النسائي
 عن حذيفة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم اقروا القرآن
 بلحون العرب واياكم ولحون اهل الفسق والكتابين وفي رواية اهل
 العشق والكتابين فانه سيحیی قوم بعدی يرجعون بالقرآن بجميع
 الغناء والرهبانية والنوح لا يجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب
 من يعجبهم شأنهم - والراء بالان العرب القراءة بالطباع والاصوات
 السیقة وباللحان ايل الفسق الانعام المستفادة من القواعد الموسيقية
 له چودہوین حدیث اس حدیث نبوی - اور اس عبارت سے ملا کہ بھی ثابت ہے کہ قرآن
 شریف تجوید کے ساتھ نازل ہوا ہے۔

والا فمحمول علی الذنب والنہی محمول علی الکراہۃ ان حصل لہ معہ الحافظۃ علی
صحة الفاظ الحروف والاعمال علی التحریک والقوم الذین لا یحتاجون حبرہم قد اتفق
الذین لا یتدبرونہ ولا یعلمون بہ ومن جملة العمل بہ الترتیل والتلاوة حق تلاوتہ
وقوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن المراد بالتغن
بہ الاستغناء علی ما اختارہ سفیان بن عیینہ ونقلہ عن شارح المصابیح والفراد
بہ تحسین الصوت وترتیلہ علی وفق التجوید وتبیینہ لقوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
زیو القرآن باصواتکم اسے اظہر وانیتہا بحسن اصواتکم ونہد الایمانی بلورہ
من قوله صلعم ربیو اصواتکم بالقرآن وقال المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ روینا بسند
صحیح عن ابی عثمان النہدی قال صلی بنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقل ہو اللہ احد واللہ
لہودوت انہ قرأ سورة البقرة من حسن صوته وترتیلہ ونہد شتہ اللہ تبارک
وتعالیٰ فیین یقرأ القرآن مجوداً مصححاً کما انزل تلتذ الاسماع بتلاوتہ وتختنع القلوب عندہ

سہ جو قرأت قرآن کہ اس میں مماثلت الفاظ اور حروف کی نہ ہو حرام ہے اور ایسا قرآن
شریف کا پڑھنے والا اجر سے محروم بلکہ گناہگار ہے کیونکہ حرام کا ترک ہے ہند کی کمی کی شل ہے محنت برہاد
گناہ لازم اور نہ تھکا خدا ناراض سہ جو شخص قرآن شریف کو تجوید کے قاعدے کے موافق پڑھتا ہے
وہ قرآن شریف کی تلاوت کا حق اور انبیا الہ کے جیسا نازل ہوا ہے ویسا اس نے پڑھا اور اس پر
سے دو عالمیں بالقرآن کے زمر میں داخل ہے۔ حق۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ایسے کامل مجود تھے
کہ اگر قتل ہوا اللہ پڑھتے نمازیں تو لوگ آرزو مند ہوتے کہ کاش سورہ بقرہ پڑھتے جو جو نبیؐ آواز دے
تجوید کے۔ سہ اللہ تعالیٰ کی سنت باریہ مستمرہ ہے کہ جب قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھا جائے
جیسا کہ اوپر ہے تو لوگوں کے دلوں میں اُس کا اثر ہوتا ہے سننے کے مشتاق ہو کر جمع ہو کر میں

قرآنہ حتی یکاوان یسلب العقول عن حالتہ قال ولقد ادرکناس شیوخنا من لم
 یکن احسن صوت ولا معرفۃ بالالحان الا انہ کان جتید الاداء قیماً باللفظ والبنا فلکان
 اذا افراطا طرب السامع واخذ القلوب بالمجامع وکان الخلق یرحمون علیہ
 ویکتمون الاستماع الیہ وبلغنا عن الاستاذ ابی علی البغدادی المعروف بسبط
 النخیاط صاحب السبع وغیرہ فی القراءۃ انہ کان قد اعطی خفأً عظیماً وانہ اسلم علی
 یدہ جماعۃ من الیہود والنصارى من سماع قرآنہ وحسن صوته وامثال اخبرنی
 جماعۃ من شیوخی وغیرہم اخباراً بلغت التواتر عن شیخہم الامام تقی الدین محمد
 بن احمد الصانع المصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ وکان استاذ ابی التجوید
 قرار یومانی صلاۃ الصبح وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھدھد
 وکرر ندۃ الایۃ فنزل طائر علی راس الشیخ یمتنع قراءۃ حتی اکملہا فنظر الیہ
 فاذا ہو بہد انتہی وفي الحديث الشريف عن زید بن ثابت
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ یحب ان یقرأ
 القرآن کما انزل نزعہ ابن عذیمۃ فی صحیحہ ویؤیدہ قولہ تعالیٰ الذین انلقنا
 ہما الكتاب یتلونه حق تلاوتہ وفي صحیح البخاری عن انس رضی اللہ
 عنہ عن قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال کانت تبارک بسم اللہ
 الرحمن الرحیم بسم اللہ وبید الرحمن وبید الرحیم اما الا ولان فمدھا طبعی قدر العلف
 واما الا غیر فمدھا عارض بالسکون فیحذف فی ثلثہ اوجہ الطول وهو مقدار ثلث الفات

بغیۃ لاٹ صفحہ (۲۰) بلکہ عائد ہی ہواست اور آتے میں اور کافر ایسی قراءۃ قرآن شریف
 کو نہ کہ مسلمان ہو جاتے ہیں۔

۱۰
 شیخ زید بن ثابت

۱۰
 زید بن ثابت

والتوسط وهو قدر الفین والقصر قدر الف و قال قاضی خان فی فتاواہ
لو قرأ القرآن فی صلاتہ بالاحان ان غیر الکلمۃ تقصد صلاتہ لماعت فان کان ذلک
فی حرف المد والین لا ینعیر المعنی الا اذا فحش وان قرأ القرآن بالاحان فی غیر
الصلاۃ اختلفوا فی جوازہ وعامۃ الشانخ علی منہ وکرہوا الاستماع ایضاً لا تشبہ
بالفسقۃ بما یفعلون فی منہم اہ وعل محل اختلاف الجواز ما لم ینعیر الہنی والمعنی - ثم
رایت فی شرح منیۃ المصلی - رجل یقرأ ویحییجب علی السامع ان
یروہ الی الصواب ان علم انه لا یقع بسبب ذلک عداوۃ وخصم والافہونی سعتہ من
ترکہ ویکرہ التزجیع والتلمیح بقراءۃ عند عامۃ الشانخ لا تشبہ بفعل الفسقۃ و ہذا
اذا کان لا ینعیر الحروف اما لکن النعیر فحرام بخلاف ہوالغایۃ فی المدعی انتہی عبارۃ
السخ خلاصہ ترجمہ اور حاصل مطلب بقدر ضرورت علم تجوید
کاسیکھنا فرض کفایہ اور اوس پر عمل فرض عین ہے ہر قرأت والی
پر اس میں کسی کا خلاف نہیں بلکہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور جو شخص قرآن
شریف کو بغیر قاعدہ تجوید کے پڑھے - اس طرح کہ اوس سے معنی یا اعراب میں
خلل واقع ہو تو وہ شخص بے شبہ گنہگار ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے

لہ نماز میں قرآن شریف کو غلط پڑھنا باتفاق مفسد ہے نماز کا اور اسے طرہ خارج نماز کے جو
تلاوت قرآن شریف کی کرے اور غلط پڑھے لیساکر جس سے کلمہ یا حروف میں تغیر ہو یعنی بدل
جاوے تو وہ تلاوت اور قرأت بھی منہج اور حرام ہے اور اس کی ممانعت اور حرمت بھی متفق
علیہ ہے اس میں خلاف نہیں اور ایسی قرأت کا سنا بھی منع ہے - اور اسی
پر فتویٰ ہے -

قرآن شریف کو تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور قرآن شریف میں تجوید کا امر فرمایا ہے اور اسی کی فرضیت اور مامور بہ ہوئیگی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ درتل القرآن توتیلا اور یہ بات معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجود تھے یعنی قرآن شریف کو تجوید ہی کے ساتھ پڑھتے تھے تو اس آیت میں اگرچہ خطاب حضور کو ہے۔ لیکن مراد اس سے امت حضور کی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں کہ ترتیل کے معنی تجوید کے ہیں۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خوب شمع کر پڑھو قرآن شریف یعنی تجوید کے قاعدوں کے موافق۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے میں عجلت مت کرو اور۔۔۔ بان کو مت ہلاؤ کہیں جلد بازی نہ ہو جائے اور یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا ہے درتلنا کا توتیلا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے قرآن شریف کو ترتیل کے ساتھ اوتارا یعنی تجوید کے ساتھ۔ اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ بہتر ہے قرآن شریف پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن شریف ان پر نعمت اگرتا ہے یہ شامل ہے اس شخص کو جو قرآن شریف اس طرح پڑھے جس سے الفاظ یا معنوں میں خلل ہو یا بے عمل ہو۔ اور قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے بواسطہ زبان جبریل علیہ السلام کے اور بیان و زبان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہؓ نے سیکھا اور صحابہؓ سے تابعین نے اور تابعین سے اتباع تابعین نے اس طرح ہمارے اوستادوں تک جو بطریق تواتر پہنچا تو ایسا ہی پہنچا وصف

ترتیل اور تجوید کے ساتھ اور تحسین و بیان مخارج حروف و صفات تمام متعلقاً
 کے ساتھ جو لغت عرب میں معتبر ہیں جن کی زبان میں قرآن عظیم نازل ہوا
 ہے تو اُن کے جمیع قواعد کی رعایت اور پابندی واجب ہے۔ بقدر
 درست ہونے الفاظ اور ٹھیک ہونے معنی کے اور تجوید کی سیمہ
 تعریف ہے۔ ہر حرف کو اوس کے مخرج سے نکالنا اور ہر حرف کا
 جو جو حق لازم یا مناسب ہے ہر ایک صفات سے اوسے ادا کرنا اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو عرب
 کے لہجہ میں پڑھو اور بچو فاسقون اور یہودیون اور نصرانیون کے لہجہ سے
 میرے بعد ایک قوم آئیگی جو قرآن شریف کو گنگلی اور رگنی کے ساتھ
 رہبانوں کی طرح اور روئیالوں کی طرح پڑھینگے قرآن شریف کو وہ قرآن
 اُنکے گلے سے نہ سرکیگا۔ یعنی وہ پڑھاؤں کا مردود ہے مقبول نہیں اس
 حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو قرأت ایسی ہو کہ اوس میں محافظت حرفت
 اور کلمات قرآن شریف کی نہ ہو حرام ہے اور جو لوگ کہ قرآن شریف کو ترتیل
 اور تجوید کے ساتھ پڑھتے ہیں وہی ادا کر نیوالے ہیں حق تلاوت قرآن شریف
 کو اور جو لوگ حق تلاوت ادا کرنے والے ہیں وہ قرآن شریف پل کر نیوالے
 ہیں اور فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص
 آواز خوب بنا کر اور زینت و بیکر موافق تجوید کے قرآن شریف کو پڑھے
 وہ ہم سے نہیں ہے اور حضرت ابو عثمان نہدیؓ سے بسند صحیح روایت ثابت
 ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک روز

ہماری امامت کی اور جماعت کی نماز پڑھائی اوس میں قتل ہوا اللہ احد پڑھاندا
 کی قسم کہ یو یہ بھائی کہ آپ سورہ بقرہ پڑھتے تو ہم شوق و محبت سے سنتے
 بسبب اس بات کے کہ وہ خوش آواز تھے اور موافق قواعد ترتیل اور
 تجوید کے قرآن شریف پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے قرآن شریف کا اس طرح پڑھنا
 جس طرح نازل ہوا ہے یعنی ترتیل اور تجوید کے ساتھ اس حدیث شریف کی
 تائید کرتی ہے یہ آیت جس کا یہ مضمون ہے کہ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اوس کی
 تلاوت کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں جو حق ہے پڑھنے کا اور تلاوت کرنے کا
 یعنی تجوید کے قاعدوں کے مطابق تلاوت کرتے ہیں نہ گھڑبھڑاس سے
 معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی تلاوت اور قرار اس جو ایسی ہے کہ موافق تجوید کے
 قاعدوں کے نہیں ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مبعوض اور ناپسند ہے محبوب اور مقبول
 نہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس کو قواعد تجوید کے نہیں آتے وہ قرآن
 شریف کی تلاوت بالکل جھوڑ بیٹھے اور نمازیں بھی قرآن شریف نہ پڑھے بلکہ
 مدعا یہ ہے کہ قواعد تجوید کا سیکھنا بقدر صحت الفاظ و معنی فرض ہے جس کو
 استطاعت ہو کیونکہ عاجز پر تکلیف نہیں اس کی طاقت سے زیادہ اللہ تعالیٰ
 کا دستور نہیں اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے جس نے نمازیں قرآن
 شریف غلط پڑھا جس سے کلمہ بدل گیا تو اوس کی نماز فاسد ہے اور جو خارج نماز
 سے قرآن خواں سے قرآن شریف کی تلاوت غلطی کے ساتھ ہو اس میں

اختلاف ہے اکثر مشائخ کا اتفاق اس پر ہے کہ ناجائز اور ممنوع ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے اور فتویٰ اس پر ہے کہ جو غلطی ایسی ہو کہ اس سے لفظ اور معنی کی تغیر نہ ہو تو ایسی تلاوت اور قرأت سب کے نزدیک بالاتفاق حرام اور ناجائز ہے اور اگر ایسی غلطی ہو کہ جس سے لفظ اور معنی نہ بدلیں تو وہ محل اختلاف ہے سو اکثر فقہاء کے نزدیک یہ بھی ناجائز ہے اور بعض کے نزدیک یہ درست ہے پھر میں نے منیہ کی شرح میں دیکھا اس میں لکھا پایا کہ جو شخص کیسے غلط قرآن شریف پڑھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسے ٹھیک اور صحیح بتا دے بشرطیکہ اس کے بتانے سے اس کے دل میں کینہ اور بغض پیدا نہ ہو ورنہ سکوت کی گنجائش ہے اور جو غلط قرآن شریف کی تلاوت اور قرأت میں ایسی ہو کہ اس سے حروف میں تغیر نہ ہو تو اکثر مشائخ کے نزدیک ایسی تلاوت و قرأت مکروہ ہے اور جو ایسی غلطی ہو کہ اس سے تغیر اور تبدیل ہو تو بالاتفاق حرام ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور یہ عین مدعا ہے انتہی ترجمہ مختصر اصح ادلی ایضاً نیز اسی شرح مقدمہ جزری کے باب التحذیرات میں ہے لَوْ اَبْدَلَ ضَاوًا بَغَارًا وَ بِالْعَكْسِ بَطَلَتْ صِدْقَةُ لَفْسٍ وَ الْمَعْنَى وَ قَالَ بَجَوْنٍ اَلْمَوْدِلُ ضَاوًا بَغَارًا عَادَ بِالطَّلُفِ صَلَاحُهُ عَلَى اِلَاصِحِ لَفْسٍ وَ الْمَعْنَى وَ قَالَ الْمَصْرِيُّ طَلُوبُ اَبْدَلَ ضَاوًا بَغَارًا فِي الْفَاتِحَةِ لَمْ تَصْعُقْ اَرْتَهَبُ اَنْ تَبْلُكَ الْكَلِمَةَ اَقُولُ - وَ فِيهِ خِلَافٌ طَوِيلٌ اَلذِّلُّ وَ خِلَافُهُ الْمَرَامُ مَذْكُورُ ابْنِ الْهَامِ مِنْ اَنْ الْفَصْلَ الْكُلَّ بِلَا مَشَقَّةٍ كَالطَّامِعِ الصَّادِقِ اَوْ اَخَا لَهْ يَعْنِي مَكْرُوهُ تَحْرِيمِي كَمَا هُوَ الْخَاطِرُ مِنْ اِلْطَاقِ هِيَ نَاجِزٌ هُوَ ۛ اَكْرَضَاوْ كِيْ بَلْ تَلَا طَرَحَا يَا خَا كِيْ مَكْرُوهُ ضَاوًا بَغَارًا نَازَا سَ كِيْ يَاطِلُ هُوَ ۛ ۱۲

الطالحات مکان الصالحات تفسد وان کان مشتقاً کا طارح الضاد والصاح السین
 والطارح التارقیل تفسد و اکثر ہم لا تفسد اے۔ وذر صاحب المینۃ انہ اذا قرأ الظار
 مکان الضاد العجمین او علی القلب تفسد صلاتہ وعلیہ اکثر الایۃ وردی عنہ محمد
 بن سلمۃ لا تفسد لان العجم لا یتمیزون بین ہذا الاحرف وکان القاضی الامام الشہید
 یقول الاحسن فیہ ان یقال ان جری علی لسانہ ولم یکن مُتمیزاً وکان فی زعمہ انہ اوی
 الکلمۃ علی جہبہا لا تفسد صلاتہ وکذا روی عن محمد بن مقاتل وعن الشیخ الامام
 اسمعیل الزاہد قال الشارح و ہذا معنی ما ذکر فی فتاوی الجعۃ انہ لیس فی حق الفقہار
 باعادۃ الصلاۃ و فی حق العوام بالجوز اقول و ہذا تفصیل حسن فی ہذا الباب و فی
 فتاوی قاضی خان ان قرأ غیر المغضوب بالظار او بالذال تفسد صلاتہ انتہی ترجمہ
 اگر ضاد کی جگہ پڑھا یا ظا کی جگہ ضاد تو نماز اس کی باطل ہے محقق امام
 ابن الہمام فرماتے ہیں کہ جن حرفوں کے مخرجوں میں امتیاز بے مشقت
 حاصل ہے جیسے ظا اور صاد میں سو الصالحات کی جگہ اگر الطالحات پڑھیں گے تو اس
 کی نماز فاسد ہوگی اور اگر مشقت سے امتیاز ہوتا ہے جیسے ظا اور ضاد اور
 صا و اور سین اوطا اور تا تو اس صورت میں بعض کے نزدیک فاسد ہوگی اور
 اکثر کے نزدیک فاسد نہ ہوگی علامہ علی صاحب منیہ کی یہ تحقیق ہے
 کہ جب ضاد کی جگہ ظا پڑھیں گے یا اس کا عکس تو اس کی نماز فاسد ہوگی اور اسی پر
 اکثر اماموں کا اتفاق ہے یعنی یہی مفتی ہے اور ایک روایت محمد بن سلمہ کی
 یہ ہے کہ فاسد نہ ہوگی کیونکہ عجم کے لوگ ان حرفوں میں امتیاز نہیں کرتے
 قاضی امام شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قول فیصل نہیں

یہ ہے کہ بغیر قصد کے اگر زبان پر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف متغایہ
 المخرج یا قریب المخرج والا جاری ہو گیا اور یہ شخص بے تمیز تھا اور اس کا لسان
 یہ ہے کہ میں نے اس کلمہ کو ٹھیک طور سے ادا کیا تو اس کی نماز ہو جائیگی
 اور اس میں طرح مردی ہے کہ محمد بن مقاتل اور شیخ امام اسمعیل زاید و شراح
 نے فرمایا۔ کہ یہی مطلب ہے اس عبارت کا جو فتاویٰ حجتہ میں ہے
 کہ فتویٰ اس پر ہے کہ ایسی غلطی کی صورت میں کہ بلا قصد زبان سے
 ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکل جائے تو فقہاء اور علماء کے حق میں نماز
 کے فساد اور نماز کے ٹوٹانے کا حکم ہے اور عوام الناس کے حق میں جواز کا حکم
 میں کہ کتابوں میں تفصیل اس باب میں یہی ہے اور فتاویٰ قاضیخان
 میں ہے کہ اگر غیر الغضب کو غلایا وال سے پڑھا تو اس کی نماز فاسد یعنی باطل
 ہے انتہی علامہ طحاوی حاشہ مراقی الفلاح میں لکھتے ہیں محل الاختلاف
 فی المختار والنیان امانی العدم تغصبہ مطلقاً بالاتفاق انتہی خزائنہ الاکمل میں
 ہے اذ انکر امکان الطارضا و امکان العنا و قارن تعدد ذلک تبطل صلاته طالما کان
 اوجاہاً و ان جری علی لسانه و لا یعرف التمییز لا تغصب و ہو المختار علیہ ہذا یہ جس
 سے ہو اعدل الا قایل و ہو المختار فتح القدیر میں ہے ان کان یجد السبیل والنہار
 فی تصحیہ و لا یقدر فصلاتہ جائزۃ ولو ترک جہدہ ففسادہ و لا یسہ ان یرک فی باقی
 عمرہ انتہی محیط میں ہے سئل الامام الفضل بن یقیناً الفار المجتہد و علی العکس فقال
 لا تجوز امامتہ ولو تعدد کیف ملاقاتاری فرمائیے میں شرح فقہ الکبریٰ میں
 اما کون تعدد کفر فلا کلام فیہ انتہی۔ کسیری شرح معنیہ میں ہے اما الخالق

البادئ المصنوع فان نصب الرار لا تفسد لانه يكون مفعول البارئ المعنى
الذى بر المصنوع وهو معنى صحيح وان رفع الرار وحفظها فسد لان اعتقده كفر
اس سے معلوم ہوا کہ بعضی جگہ اعراب کی غلطی سے ایسے معنی بدل جاتے
ہیں جس کا عقیدہ کفر ہوتا ہے اور ایسی غلطی سے نماز باطل ہو جاتی ہے نیز
اسی میں ہے ولوم یقف ووصل قال عامۃ الشائع تفسد صلاۃ لانه اخبر
بخلاف ما اخبر الله تعالى به ولو اعتقده کیون کفر استہل۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی
جگہ وقف یا وصفت یا عدم وقف اور وصل سے بھی نماز کا فساد متعین ہے
اور اس کا اعتقاد کفر راقم الحروف ابو الذکار کہتا ہے۔ کہ ان
روایات سے روشن طور پر محقق ہو کہ محل اختلاف فقہاء کے نزدیک بلا قصد
کے غلطی ہے اور قصد کے ساتھ اگر کوئی غلط قرآن شریف کا کوئی کلمہ پڑھے
نمازیں یا خارج نماز سے تو بلا اتفاق سب کے نزدیک حرام اور ناجائز ہے
بشرط تمیز اور استطاعت تسبیح کے بلکہ بعد اغلط پڑھنے والے پر حکم کفر کا فقہاء کی
تصریحات میں موجود ہے اور تمیز استطاعت کی قید اور شرط اسلئے بڑھائی گئی
کہ محققین فقہاء اور اہل تجوید وغیرہم نے علمائے اعلام سے یہ قید اور شرط معتبر کی
ہے اور اس کی تصریحین فتاویٰ اور شروح اور حواشی وغیرہ میں فرمائی ہے
اور حق یہی ہے کہ حق اس سے تجاوز نہیں کر سکتا کما مرویات و ما ذابعد الحق
الا الضلال۔ پس اس حکم سے گاؤں کے گمنوار اور جنگلوں کے رہنے والے
اور بوڑھی عورتیں اور غلام و چھوکر یاں اور ان کی امثال عاجزیں اور غیر متطہین
قطعاً اور یقیناً خارج اور مستثنیٰ ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس حکم کو عام

کرنے میں ہرج عظیم اور تکلیف مالاخلاق اور فتنہ غلیبہ ہے اور شرعاً بدفع
 سے آیات لا یكلف الله نفساً الا وسعها اور ما جعل علیکم فی
 الدین من حرج اور یوید الله بکم الیسر ولا یرید بکم
 العسر اور احادیث بَشِّرُوا وَلَا تَنْفَرُوا اور بشرُوا وَلَا تَنْفَرُوا
 اور اَفْتَانُ انت یا معاذ سے اور مثل ان کے نصوص سے جن کو
 روایت کیا ہے ارباب صحاح وغیرہم نے اور یہ امر بھی مسلم اور محقق ہے اپنے
 محل میں کہ الاحکام متغایر باختلاف الارمان والاشخاص
 فی کتایب من المسائل علی حسب المصالح کما فی رد المحتار وغیرہ من
 المتبررات والفتاویٰ تفسیر روح البیان میں ہے الرحمن الغنی الذی
 لا یعرف الامهرة القرار من التکریرات وتطین النونات وتغلیظ الالات
 وترقیق الراءات فی غیر محلبا لا یتصور ان یکون من فرض العین یرتب علیه العقاب
 علی قائلها لما فیہ من حرج ولا یكلف الله نفساً الا وسعها وفی
 بعض شروح الطریقۃ ومن الفتنة ان یقول لایل القری والبوادی
 والعجائز والعبد والامار لا تجوز الصلوة بدون التجوید وہم لا یقدر ون علی التجوید
 فبترکون الصلوة راساً فالواجب ان یتعلم مقدار ما یصح به النظم والمعنی وتبطل
 فی الاخلاص وحضور القلب

نعت است این کہ بہر لہجہ وضوئت
 شکر حسن غنم برود ہوشت
 نعت است اینکہ سازت از پئے سیم
 شود از تو حضور خاطر فوت
 منکلم شود منرا موشست
 روز و شب با امیر خواندیم

لننت است این کتبست تو تمام
نقد عمرت ز فکرست معوج
صرف کردی همه حیات سرو
همچنین سرچ از کلام خدا
موجب لعن و مauer داست
معنی لعن چیست مردودی
هر که ماند از خدا یک سرو
گرچه ملعون نشد ز حق مطلق
هست ملعون بقدر بعد از حق

انتهای خاتمه المحققین حافظ العصر امام جلال الدین سیوطی
رحمه الله تعالی اپنی کتاب ستطاب الاتقان فی علوم القرآن
میں تحریر فرماتے ہیں من الہیات تجوید القرآن و ہوا عطار الحروف حقوقا
و ترتیبہا و رد الحرف الی مخرجہ و اصلہ و تلطیف النطق بہ علی کمال نتیجہ من
غیر اسرار و لا تعسف و لا افراط و لا تکلف و الی ذلک اشار علی الشعلیہ
و آلہ و سلم بقولہ من احب ان یقرأ القرآن غضا کما انزل فلیقرأ علی
قراۃ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کان رضی اللہ عنہ قد اعطی خطا عظیمی فی تجوید
القرآن و لا شک ان الامۃ کما ہم متعبدون بفہم معانی القرآن و اقامۃ
حدودہم متعبدون بتصحیح الفاظہ و اقامۃ حدود علی الصفۃ المتسلطۃ من الامۃ
القرآن المتصلۃ بالحقیرۃ النبویۃ و قد عدّ العلماء القراۃ بغير تجوید لحسن انتہی
قتاوی ہزار زیہ و غیرہ میں ہے ان الحسن ہر بلا خلاف

ان حیدر داری
ان حیدر داری
ان حیدر داری
ان حیدر داری
ان حیدر داری

علامہ جزری اپنی کتاب فشرح فی التیسر ولا شک ان الامۃ کما ہم
 متعبدون بفہم معانی القرآن و اقامتہ حدودہم متعبدون تصحیح الفاظہ و اقامتہ حروفہ
 علی الصفۃ المتعلقۃ من امۃ القراۃ المتصلہ بالحضرة النبویۃ الاقصیۃ العربیۃ
 النبی لا یجوز مخالفتہا ولا العدول عنہا الی غیرہا والناس فی ذلک بین یحسین یا جود مسی
 اثم او معذورین قدر علی تصحیح کلام اللہ تعالیٰ باللفظ الصحیح العربی الفصح و عدل
 الی اللفظ الفاسد الذی یقع استغناء بنفسہ واستبدالہ براءۃ وحسنہ و انکلا علی
 ما الف بین حفظ واستکبار عن الرجوع الی عالمہ لوقفہ علی صحیح لفظہ فانه مقصر بلا شک
 و اثم بلاریب وغاش بلامرۃ اما من کان لا یطاعہ و لسانہ ولا یدہ یدہ الی
 الصواب بیانہ فان اللہ لا یکلف نفسا الا وسعہا ولہذا جمیع من تعلمہ من العلماء
 علی انہ لا تصح صلوة قاری خلف امی و ہون لا یحسن القراۃ و اختلفوا فی صلوة
 من یدل حرفا لغيرہ سوا رتجالسا او تقاربا و اصح القولین عدم الصحتہ انہ یشکل
 قاضی عیاض میں ہے رحمۃ اللہ علیہ قد جمع المسلمون علی ان من نقص
 من القرآن حرفا قاصداً لذلک او بدله بحرف آخر کما عاوزاد فیہ حرفا آخر ما لم
 یشتمل علیہ المصحف الذی وقع علیہ الاجماع و اجمع علی انہ لیس من القرآن عداً لکل
 ہذا انہ کافر انتہی سابقا شرح جزری ملا علی قاری سے میں یہ نقل
 کر چکا ہوں ہذا العلم بالافلاک فیہ انہ فرض کفایۃ والعمل بہ فرض عین فی الجملۃ علی
 صاحب کل قرآن اس پر محشی لکھتے ہیں قوله فی الجملۃ ای فی مطلق
 التجوید الذی تبرکہ کیون خلافاً فی المعنی والاعراب واللفظ وقال فی کتاب
 المشرق اعلم من العمل علی التجوید فرض عین فی الجملۃ علی کل مسلم مسلمۃ من الکلمین

لعلہ انکلا علی ما
 یجوز منہ
 و یحسین
 و یجوز
 و یحسین

وعلى ولي الطفل ان يامر بالتجويد والعلم به لاختلاف في انه فرض كفاية ثبتت فرضية
بالكتاب والسنة واجماع الامة فاما الكتاب فقوله تعالى ورتل القرآن
ترتيلا قال صاحب الكشاف امي جود تجويدا واما السنة فقوله عليه الصلوة والسلام
رب قارى القرآن والقرآن يلعبه امي اذا قرأه على غير ما انزل الله
لان الله تعالى انزله مجودا وقد اوصل اليه كذا من الشايع العارفين بتحقيقه وتوقيفه
التصل سندهم بالنبي عليه السلام بالروح المحفوظ بالله عز وجل واما اجماع الامة من لدن
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى زماننا على وجوبه واجماعهم من اقوى الحجج التي
چونکہ پورب اور بنگالے کے اکثر لوگ مولوی کرامت علی صاحب
جونپوری کے زیادہ مستعد اور مرید ہیں لہذا میں ان کی شرح جزری
ہندی سے بھی تھوڑی سی عبارت یہاں نقل کرتا ہوں۔

شعر

والاخذ بالتجويد حتم لازم من لم يتجود القرآن اثم
اور لینا اور سیکھنا اور اختیار کرنا تجوید کا اور اس پر عمل کرنا واجب و لازم ہے
جو شخص کہ تجوید کے ساتھ نہ پڑھے قرآن کو گنہگار ہے مولانا شاہ عبدالحق صاحب
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح جزری میں کہتے ہیں کہ شایع ابوزہ نے اس
بیت والاخذ بالتجويد الخ کی شرح میں کہا ہے کہ مصنف نے خبر دی ہے کہ جو کوئی
قرآن کو پڑھے اس کے اوپر تجوید کے قاعدوں کی نگاہ رکھنا اور اس کو سیکھنا
اور اس پر عمل کرنا فرض میں ہے بعد اس کے خبر دی کہ جو شخص قرآن کو تجوید
کے ساتھ نہ پڑھے وہ شخص نافرمانی کرنے والا ہے اپنی قرأت میں گنہگار ہے

اپنی نافرمانی کے سبب اور گنہگار عذاب کیا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ تجوید کا ترک کرنا حرام ہے کیونکہ حسم ہی ہے جس کے کرنے سے عذاب کیا جائے اور اس کے ترک کرنے سے ثواب دیا جائے اتنی جہاں ہم کہیں کہ شرح میں یہ ہے تو اس سے مولانا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بوجھنا اب مصنف تجوید کے واجب ہونے کی دلیل بیان کرتا ہے وہ یہ ہے کہ تجوید واجب ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْزَلَ وَبَكَدَا مِنْهُ الْيُنَا وَصَلَا
اسو اسطے کہ قرآن کو تجوید کے ساتھ معبود برحق نے اُتارا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ سو پانچ سو سورہ قرآن میں درتلا نا ترتیلا اور پڑھ سنایا ہنہ اس کو ٹھہر ٹھہر کر یعنی اوتا را ہنہ اس کو ترتیل کے ساتھ اور ترتیل وہی تجوید ہے سو جب کہ قرآن کو ترتیل کے ساتھ نہ پڑھا تو گویا کہ جو اللہ کے پاس سے اُتر ہے اس کو نہ پڑھایا اس کو پڑھا تو تحریف کر کے اور بدل کے پڑھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کے آخرین وقوآنا فرقناہ لتقرآہ علی الناس علی مکث۔ اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہنہ اس کو بانٹ کر پڑھے تو اس کو لوگوں سے ٹھہر ٹھہر کر اور مکث عجلت کے اُٹے سے مکث معنی دیری کرنا عجلت معنی جلدی کرنا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں انا انزلناہ فتوآنا عربیا ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا تو چاہئے کہ قرآن کے پڑھنے میں عرب کی بولی کے قاعدہ کی رعایت کرے ترتیق اور تغنیم ادغام اور اظہار اور اخفا اور مد اور قصر وغیرہ میں جو عرب کی بولی کی ضروریات سے ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے عرب کو ان قاعدوں کے ادا کرنے کا سلیقہ

تھا سب جو لوگ ان کے سوا ہیں ان پر واجب ہے کہ ان قاعدوں کو
 سیکھیں اور اگر ان قاعدوں کو نہ سیکھا تو قرآن کو عربی زبان میں نہ پڑھا اور
 تجوید کے واجب ہونے کی دلیل قرآنی یہ بھی بیان کی ہے کہ اپنے نبی کو اللہ
 سبحانہ نے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے کا حکم کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے سورہ مزمل میں و درتل القرآن ترتیلاً اور کھول کھول کر
 پڑھ قرآن کو اوصاف صاف اور یہ بات یقینی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم قرآن شریف کو مُرثَل اور مُجَوِّد یعنی ترتیل اور تجوید کے ساتھ جیسا
 کہ اللہ سبحانہ نے اُتارا ہے پڑھتے تھے اور اس آیت میں خطاب آنحضرت
 صلعم کی طرف ہے لیکن اللہ کی مراد یہ ہے کہ اس خطاب میں ان کی
 ساری اُمت داخل ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 ترتیل حرفوں کی تجوید اور وقفوں کا پہچانا ہے اور اسی طرح ترتیل اور
 تجوید کے ساتھ جیسا کہ اتارا ویسا ہی اس مہبود و برحق سے ہمارے
 پاس پہونچا اس طرح سے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قرآن مجید کو
 مُرثَل اور مُجَوِّد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھ لیا اور تابعین لوگوں
 نے قرآن مجید کو صحابہ سے ویسا ہی سیکھ لیا اور تابعین کے زمانہ کی اور اُمت
 نے تابعین سے قرآن کو سیکھ لیا بعد اس کے سائے قاریوں سے
 راوی لوگوں نے سیکھ لیا پھر ان راویوں سے ان کے شاگردوں
 نے اسی طرح سے اگلے بزرگوں سے پچھلے لوگ سیکھتے چلے آئے یہاں
 تک کہ اسی ترتیل اور تجوید کے ساتھ قرآن مجید مشائخ کے پاس پہونچا

تب مشایخ نے قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کیواسطے تجوید کے سارے قاعدوں کو جمع کیا اور کتابیں تالیف کیں اور ان قاعدوں کو لکھ کے ایسا ضبط میں رکھا اور مضبوط کیا کہ کسی بیماریں کوئی بیماری باقی نہ رکھی۔ یعنی قرآن کے غلط پڑھنے اور تجوید کے ترک کرنے کی بیماری باقی نہ رہی ان کو اللہ تعالیٰ جزا سے خیر دے کہ ہمکو ان سے بڑا فائدہ ملا اب جو کوئی تجوید کی حد سے گزریگا اس کا نقصان ہو گا یہ سب مضمون شرح سے لکھا انتہی مختصراً تنبیہ نبیہ۔ سابقہ مضمون شرح جزئی وغیرہ سے مکرر گزر چکا کہ حضرت جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم مجتہد تھے کہ قرآن شریف کو ترتیل اور تجوید کے ساتھ پڑھتے تھے اور قواعد تجوید و قرارت جو اساتذہ قرار نے تدوین فرما کر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرارت کے موافق میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سمر الشہادتین میں علم قرارت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ کمالات مختصہ سے شمار کیا ہے حیث قال اعلم رحمک اللہ تعالیٰ ان الکلمات التي تفرقت فی الاجبیار علیہم السلام قد اجتمعت فی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اعطی الخلافۃ کما اعطی آدم و داود و علیہما السلام و اعطی الملک کما اعطی سلیمان علیہ السلام و اعطی الحسن کما اعطی یوسف علیہ السلام و اعطی الخلفۃ کما اعطی ابراہیم علیہ السلام و اعطی الکلام کما اعطی موسیٰ علیہ السلام و اعطی العبادۃ کما اعطی یونس علیہ السلام و اعطی الشکر کما اعطی نوح علیہ السلام و قد زید لہ کمالات اخر من انواع الولايات

یعنی مولانا علیہ السلام صاحب محدث دہلوی کی شرح جزئی سے ۱۳

والمحبوبۃ المطلقة والاصطفاۃ المطلق والرویتہ والعرب الاثم والشفاعة العظمی والبراءۃ
 مع اعداد اللہ تعالیٰ الی غیر ذلک من الکلمات کالعلم الوسیع والعرفان الاثم والتقصیر
 والفتیاء والاجتہاد والاعتساب والقرارة وغیرہا لکن بقی کہ کمال لم یحصل لہ بنفسہ
 وہی الشہادۃ الخ انتہی اس سے یہ امر بخوبی ثابت اور محقق اور مبرہن ہوا کہ علم قرأت
 ایک ایسا کمال ہے حضور کے مخصوص کمالوں سے جو نہایت لائق قدر اور
 قابل عظمت اور مہتمم با شان اور واجب التحصیل اور ضروری الاعتناء و التوجہ
 سے مثل عرفان اور قضا و افتا اور اجتہاد اور احتساب وغیرہ کے کہ اس کی
 تحصیل کے سبب سے قاری مجتہدین وہ نسبت پیدا ہوتی ہے کہ اس کو شرف
 حضور کی جملہ اہل سے ہو جانے کا ملتا ہے موافق فرمان واجب الاذعان فمن
 تبعنی فانہ منی اور من سلت علی طریق فہو آلی کے پس جو لوگ باوجود
 قدرت واستطاعت اس علم سے غافل ہیں اور اس کی تحصیل میں کابل وہ بیت
 خواب غفلت اور محرومی میں ہیں اور ایسے کمال و شرف سے بے نیسی اور شومی
 میں خصوصاً جو طاعنین میں متوجہ ہیں پر وہ اولاً فرض سے معرض ہیں ثانیاً واجب
 لازم اور حتمی دائم کے تارک ثالثاً ادنی سنت کا استخفاف بالاتفاق سب اہل تحقیق
 کے نزدیک کافر ہے کما فی الدر المنہار و رد المحتار و فتح القدیر والبحر الرانی وغیرہ
 من القنادی المتعبرات وقد فصلناہ تفصیل فی بعض فتا و شامل رسالۃ احکام الملئ
 واستفتار النکاح وغیرہا۔ رابعاً کیسے کمال اور شرف سے محروم ہیں جو حضرت
 خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات مختلفہ سے ہے خامساً کتاب و سنت
 اور اجماع امت کے مخالفت ہیں کہ مرجح بر عامل اور باطل کے شائل او یکھملین

اتفاقاً مع اتفاقہم کی وسعت میں شامل میں وقد تقر فی رسم المفتی ان الحكم والفتیاء بالمرح
 وكذا العمل بنفسه جمل ذریق للاجتماع کما فی الدر المختار و رد المحتار وغیرہا سوا
 ان سب سے قطع نظر جس امر پر تمام علمائے دین کا اتفاق اور توافق اور اس کے
 حسن و خوبی پر اجماع متفقہ اور اس وجہ سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے نزدیک مقبول اور مستحسن حکم مآراہ المسلمون او المومنون
 حسناً فهو عند الله حسن اور لا یجتمع امتی علی ضلالة وغیرہ
 من النصص کافی سے انکار وافی سابقاً ایسے متہادین امر ضروری دین کا یہی
 جواب شافی کہ من فارق الجماعة فید سبہ فقد خلع ربة الاسلام
 من عنقه اور من فارق الجماعة فاضر بوا عنقه او فاقتلوه
 كما من مكان شتاً مناً یہ طعن اور استحقاقات ان طاعنین اور متخلفین
 کا صرف علم قرأت و علم تجوید پر طعن اور استحقاقات نہیں ہے بلکہ صاحب شریعت
 خاتم نبوت علیہ و علی آلہ وصحبہ افضل الصلوات واکمل التحیات یہ ہے معاذ اللہ
 جو بالظور منکر کفر یا خون کفر ہے تا سبب تزییل و تجوید قرآن مطابقیان
 قرآن و رتل القرآن تزیلاً موافق ارشاد صحابہ اور محققین مفسرین اگرچہ
 ادنی مرتبہ امتثال امر کا جو اباحت سے مثلاً ہم فرض کریں تب بھی یہ انکار و طعن
 موجب انکار و طعن کلم قرآن ہے کما لا یخفی علی من لا ادنی اسکتہ بالفہم عاشر
 یہ طعن و استحقاقات و انکار فقط مقصور بہ مال حضرت رسالت نہ ہوگا بلکہ نوحائے
 و دلتناہ تزیلاً حق تک پہنچا گا اور ادنی سے ادنی کسی مسلمان کلمہ گو
 کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کو رد رکھے۔ فضا اذا بعد الحق الا الضلال

ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور - نفوذ با الله العظيم
 الحكيم الغفور بجرمة العزيز الرؤف الوحيد الصبور الشكور
 من امتثال هذا التغور والقصور للوجبات للطرد والنقور
 والحذر لان يوم البعث والنشور وفي هذا القدر كفاية ،
 لمن له ادنى رشد وهلايقه ومن الله سبحانه بداية ،
 واليه نهاية وصلى الله تعالى على حبيبنا الاجل واعلى
 وعلى اصحابه وآله قدر حسنه وجماله وكماله وانا العبد المذنب
 الآذاة محمد سلاست الشاه عفا الله عنه
 ماجناه واوصله غاية متمناه -

تمت



آبى بيا مرزا ايس بر سر را نویسنده خواننده گوینده را
 قد تأملت في هذا الجواب بعين التحقّق والصواب فوجدته صحيحا مطابقا
 لسنة والكتاب موافقا لردايات الفقه والقرارة من الكتب التي للفقهاء
 عليه المآب فخرى الله سبحانه الكريم الوهاب الفاضل المجيب المصيب
 خير الجزاء والثواب حرره العبد الضعيف العتوى بربره خواجه احمد عفى عنه

۱۳۴۴

راوا السبیل الی دار الخلیل - مولفہ سیدہ امجد علیہ الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ صاحبہ مرحوم
 یہ رسالہ حجاج و زائرین بیت اللہ کے لئے ہدایت مفید ہے اس میں مناسک و فضائل حج
 و عمرہ و غنوغات و مکروہات احرام و قضا ہے حج و مقامات قبولیت و عباد و نفل و تبرک و خیر و معتبر
 کتب فقہیہ اخذ کر کے ہدایت خوبی کیساتھ لکھے گئے ہیں یہ رسالہ پیشتر دو دفعہ چھپا تھا لیکن اب کے
 مجلس اشاعت العلوم نے ایک جدید تزیین اور دلکش طرزت اسکو ترتیب کر کے اپنے سلسلہ اشاعت
 میں داخل کر لیا ہے چھپائی عمرو کاغذ سفید چکنا ۵۰ پونڈی حجم ۳۰ صفحات قیمت ۴۰/-

العروة الوثقی - مولفہ جناب مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب قادری مہاجرہ رسالہ
 عربی زبان میں لکھا گیا ہے مولف سلمہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بیت مبارک
 ۱۔ فضائل و روایت کو نہایت سادگی کے ساتھ بیان کیا ہے ہر اپنے رنگ میں ہر صفحہ رسالہ ۴۰
 حجم ۳۰ صفحات قیمت ۵/-

الوسلہ فیما العظمیٰ - مولفہ جناب مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب قادری
 مہاجرہ یہ رسالہ بھی سلیس و سہل زبان میں لکھا گیا ہے - مولف سلمہ اللہ - اس رسالہ
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و اوصاف باسعادت کے ذکر و احوال و فضائل
 قیام کا ثبوت و اسباب اور ذلک عقیقہ و قلاب - اچھو سرس نابھت کر دیا ہے کہ قیام کی
 اصل علت اور کم کب ہے حجم ۲۰ صفحات قیمت ۴۰/-

مکارم الخصال - جناب مولوی حفیظ اللہ خان صاحب مولوی رحیل کی ایک عمدہ
 تصنیف ہے قرآن و حفظ قرآن کتاب کا موضوع ہے حفظ قرآن کے متعلق عمدہ نکات
 نکات اور اس کے تفصیلی آداب و قواعد بیان کئے ہیں - بڑے بڑے حفاظ کے لچرپ
 تذکروں نے اور ضمناء و لہجہ و لغات اور قصص نے کتاب کو بہت بار و تہ بہا دیا ہے -
 مطالعہ سے مولف سلمہ اللہ کی قابل قدر جانکاہی اور کتاب کی قدر و قیمت
 ظاہر ہو سکتی ہے ضخامت ۲۰ صفحہ قیمت ۴۰/-

یہ سب کتابیں ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہیں
 دفتر مجلس اشاعت العلوم مدرسہ نظامیہ شبلی جی حیدر آباد دکن

مقاصد اسلام حصہ پنجم

حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عارف صاحب مدظلہ العالی
 مدظلہ کی مفید تصانیف اور ان کے برکات سے کون و واقعہ ہمیں
 حضرت قبلہ مدوح کی تصانیف موجودہ زمانہ کے متعلق کے موافق حمایت اسلام
 کی کامل ضمانت اور علوم و برکات اسلام کی اشاعت کے لئے پوری
 کفیل ہیں مقاصد اسلام کے نام سے حضرت مدوح نے ایک مفید سلسلہ
 تصانیف کی بنیاد ڈالی ہے انعقاد مجلس اشاعت العلوم کے پیشتر اس سلسلہ کے
 چار حصے شائع ہو چکے ہیں اب مجلس نے یہ پانچواں حصہ شائع کیا ہے اور دیگر حصے
 زیر طبع ہیں اس حصہ میں تصوف سزا و جزا فقر و فقری عقائد نبوت و ملیت
 و صحابہ کے مفید مآلا و مآلا ارشاد کی تفصیلات پر بیان ہے اور پھر
 ہمیں ملے گی اس اہم بنیاد پر عقائد و طرز سے جو ایک بات شائع کی گئی ہے
 چھپاؤ محمد کا مذہب مفید و نیک و چونکہ یہ تمام مقاصد

قیمت

المعا

ابوالد جات حافظہ مولانا رفیع الدین غازی ہستمر مجلس اشاعت العلوم حیدر آباد

